مقدمہ

"الحمدللّٰہ ربّ العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سیّدالانبیاء والمرسلینo

حمد و تقدیس اُس ربِّ کریم کی جس کی یکتائی اور بزرگی میں کوئی شریک نہیں۔ اِس ذاتِ باری تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ مجھ جیسے گناہگار کو اپنے حبیب سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ پر کام کرنے کی سعادت نصیب فرمائی میں اُس خالق و مالک کا جس قدر بھی شکر بجالاؤں کم ہے کہ اُس نے مجھے تحقیقی مقالہ بعنوان ''برِصغیر میں اُردو سیرت نگاری، قرآنِ حکیم کی روشنی میں (تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ)'' لکھنے کی توفیق بخشی۔

قرآنِ کریم جہاں بنی نوع انسان کے لیے باعثِ ہدایت اور مومنین کے لیے شفاء و رحمت ہے وہاں اللہ جل جلالہ نے اس میں اوامر و نواہی کے علاوہ اپنے حبیب احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت، تعظیم و توقیر کا بھی خصوصی اہمیت کے ساتھ ذِکر فرمایا ہے۔ مقامِ ارواح سے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے تذکرے شروع کر دیئے گئے، اور ظہور سے قبل ہی زمین پر آپ کی بشارتیں دی گئیں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا میں جلوہ گر ہوئے تو توحید کا پرچار ہوا۔ صحابہ کرامؓ کے دِل کا سکون و قرار بنے۔ ہر زبان ذکرِ خدا کے ساتھ ذِکرِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے معمور ہوئی اور اب تشریف آوری کو چودہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ تب سے اب تک کوئی لمحہ ایسا نہیں ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہ کی گئی ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی کا ہر انداز اپنایا گیا فضیلت و کمالات اور آپ کی ثنا گستری کے نئے ڈھنگ وضع کیے گئے، تصانیف و تالیفات اور مضامین و مقالات کے ذریعے آپ کی تعریف و توصیف کو زینت بخشی گئی۔ کسی نے نثری انداز میں مدح و ستائش کی اور کسی نے قصائد کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیکر تراشے اور تشبیہات کی مینا کاری کی اور کسی نے نعتوں کے ذریعے نبی کریم، رحمتہ للعالمین، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گن گائے، مگر کوئی بھی اِس سلسلہ کمال کی انتہا تک نہ پہنچ سکا۔ جیسے جیسے زمانہ گزرتا جا رہا ہے آپ کی سیرت کے نئے گوشے عیاں ہوتے جا رہے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فضائل و کمالات کا وہ سمندر ہیں جس کا کوئی کنارہ نہیں اور کیوں نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ شان عطا فرمانے والا خود ربِّ ذوالجلال ہے جو تمام شانوں کا مالک ہے۔ ہر روز ایک نئی شان سے جلوہ گر ہے، بنانے والے نے خود آپ کی محبت و تعظیم کے انداز سکھائے ہیں۔ اپنی خوشنودگی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و اطاعت میں پوشیدہ کیا ہے۔ یہ مقام انتہائی ارفع و اعلیٰ ہے۔ انسانی ذہن اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔ سیرت نگاروں نے اِس شان و عظمت کو واضح کرنے کے لیے کلامِ ربّانی سے استدلال کرتے ہوئے قرآنی آیات کی روشنی میں سیرت نگاری کی سعی کی ہے جس سے دُنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن کے آئینے میں کتب منصۂ شہود پر آئیں جس میں سیرت نگاروں نے قرآن آیات کی روشنی میں سیرتِ طیبہ کے واقعات کو بیان فرمایا ہے۔ اِن میں سے بعض نے قرآنی آیات کی تشریح و توضیح کے لیے احادیث مبارکہ اور کتبِ سیرت سے اِستفادہ کیا ہے اور کچھ ایسے سیرت نگار بھی ہیں جنھوں نے تشریح و توضیح کے لیے اپنا مدعا بیان کرنے کی کوشش کی ہے اور تاریخ و روایات (احادیث) کے مجموعہ میں تضاد ثابت کر کے انھیں من گھڑت افسانے قرار دیا ہے۔

اِس مقالہ کی ضرورت اِس اَمر کو مدِنظر رکھتے ہوئے پیش آئی کہ قرآن کے آئینہ میں لکھی گئی کتبِ سیرت کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ کر کے تنقیدی نقطہ نظر سے ان کے اسلوب کو واضح کیا جائے تاکہ قرآنی آیات سے کیے گئے استدلال سے آگاہی حاصل ہو سکے اور قرآنِ کریم کی روشنی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو واضح کیا جا سکے جو شان اور فضیلت رب کے ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اُسے جانا جا سکے۔

مقالہ پانچ ابواب پر مشتمل ہے جب کہ ابواب میں مزید ذیلی فصول بھی بنائی گئی ہیں۔ ابواب بندی اس طرح کی گئی ہے کہ:

باب اول میں سیرت نگاری کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس میں سیرت کی لغوی و اصطلاحی تعریف، سیرت نگاری کی ضرورت و اہمیت،

سیرت نگاری کا ارتقاء، مآخذ ومصادر اور متقدمین ومتاخرین کے قرآنی آیات سے استدلال کی وضاحت کی گئی ہے۔

باب دوم میں برصغیر میں سیرت نگاری کا تعارفی جائزہ پیش کیا گیا ہے جس میں برصغیر میں سیرت نگاری کا آغاز وارتقاء، برِصغیر کی معروف کتبِ سیرت کا تعارف اور مزید برآں برِصغیر میں سیرت نگاری کے مناہج واسالیب پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

باب سوم میں برصغیر میں قرآن کی روشنی میں کی گئی سیرت نگاری کی تاریخ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اِس کے علاوہ برِصغیر میں قرآنی سیرت نگاری کے رجحانات اور سیرت نگاری کے مآخذ میں قرآن کے مقام کو واضح کیا گیا ہے۔

باب چہارم برِصغیر میں قرآن کی روشنی میں سیرت نگاری کے مناہج واسالیب پر مشتمل ہے جس میں قرآن کی روشنی میں لکھی گئی کتبِ سیرت اور ترجمہ کی گئی کتبِ سیرت کا تعارف کرایا گیا ہے اور قرآن کی روشنی میں لکھی گئی کتبِ سیرت کے مناہج اور قرآنی آیات سے کیے گئے استشہاد کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔

باب پنجم میں نمایاں کتبِ سیرت کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ اِس میں اُردو میں لکھی گئی کتبِ سیرت اور قرآن کی روشنی میں لکھی گئی اُردو کتبِ سیرت کا تقابل پیش کر کے عصرِ حاضر میں قرآنی سیرت نگاری کے اہمیت واثرات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

آخر میں محاکمہ لکھا گیا ہے جس میں درج بالا ابواب کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

اِس مقالہ میں کوشش کی گئی ہے کہ سیرتِ طیبہ کی اہمیت وفضیلت کو واضح کرنے کے ساتھ ابتدائی سیرت نگاروں کے مقام ومرتبہ کو بھی اُجاگر کیا جائے تاکہ یہ بات باور ہو سکے کہ وہ کوئی معمولی انسان نہ تھے بلکہ عظیم محدث، فقیہہ اور سیرت کا علم جاننے والے تھے اس کے ساتھ ساتھ سیرت نگاری کے ارتقائی مراحل کو تاریخی ترتیب سے بیان کرنے کی سعی کی گئی ہے اور برِصغیر میں قرآن کے آئینے میں سیرت نگاری پر ہونے والے کام کا تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

اسلوب تحقیق

مقالہ میں تحقیقی وتجزیاتی اسلوب اپنایا گیا ہے اور منہج واسلوب کو تنقیدی نقطہ نظر سے واضح کیا گیا ہے اور تعصّبات سے بالاتر ہو کر غیر جانبدارانہ تحقیق پیش کی گئی ہے۔ تمام تر معلومات کا حتی الامکان بنیادی مآخذ سے استفادہ کیا گیا ہے اور بنیادی کتب سے استفادہ کرتے ہوئے نگران کی ہدایات پر عمل کیا گیا ہے۔ اور اس میں قرآن کی روشنی میں سیرت نگاری کے متعلق بکھرے ہوئے مواد کا مجموعی تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور اس میں مؤلفین کے منہج واسالیب کو واضح کرنے کے ساتھ قرآنی آیات سے کیے گئے استدلال کا تحقیقی تجزیاتی جائزہ لیا گیا ہے اور مقالہ کی تیاری میں جی سی یونیورسٹی کے قواعد وضوابط کی پابندی کی گئی ہے۔ قرآنی آیات سے کیے گئے استدلال پر روشنی ڈالی گئی ہے۔